مدینۃ المسیح

229

ڈلہوزی ۷ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

قادیان ۷ وفا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔

حضرت ام وسیم احمد صاحبہ کو اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۴ | ۸ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۸ شعبان ۱۳۶۵ھ | ۸ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۵۸

فلسطین میں امریکہ کی بے جا مخالفت

(از ایڈیٹر)

یہودیوں کے فلسطین میں داخلہ کے خلاف تمام اسلامی دنیا شور مچا رہی ہے عربی ممالک کے حکمران ہر ممکن طریق سے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔ اور ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ عدل و انصاف چلا چلا کر کہہ رہا ہے۔ کہ ایک چھوٹے سے علاقہ میں لاکھوں یہودیوں کو داخل کرنا ٹھیک نہیں پہلے بسنے والوں پر ظلم اور صریح ظلم ہے۔ اس کے ساتھ ہی روس کوشش کر رہا ہے کہ فلسطین کے قضیہ کے سلسلہ میں مسلمانوں کے جذبات کو جس قدر بھڑکا سکے بھڑکائے۔ چنانچہ اس کے سرکاری اخبار ازودستا نے فلسطین کے متعلق برطانیہ کی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فلسطین میں برطانیہ نے جلتی پر تیل چھڑک دیا ہے۔ صورت حالات پر قابو پا سکنے کے لئے برطانیہ نے شدید ترین طریقوں پر عمل کرنے سے بھی تامل نہیں کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی قریبی اور وسطی مشرق کے دیگر ممالک میں بھی اجنبی عوام پر غلبہ پانے کی برطانوی پالیسی صاف دکھائی دے رہی ہے۔ جہاں مقامی آبادی کے رجعت پسند عناصر کی حمایت کے بھروسہ پر برطانیہ ان مشرقی اور عرب ممالک کی قومی خواہشات کو نظر انداز کرنے پر تُلا ہوا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ روس عرب ممالک کو کس طرح برطانیہ سے توڑنے اور اپنے ساتھ جوڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان حالات میں برطانیہ تو پھر بھی کسی نہ کسی موقعہ پر کچھ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ لیکن امریکہ بڑے جوش میں ہے۔ روزی صدر امریکہ جس نے نہایت وسیع اور طویل ملک پر قابض ہونے کے باوجود حال میں کہا تھا۔ کہ "امریکہ میں یہودیوں کے داخلہ کا سوال زیادہ مشکل ہے۔ یہودیوں کے کوٹہ میں اضافہ کرنے کے لئے امریکن پارلیمنٹ کی منظوری حاصل کرنا پڑیگی۔ اور میں اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا کہ امریکن پارلیمنٹ سے اضافہ کے لئے سفارش کروں" اس نے اب اعلان کیا ہے کہ "ہم اینگلو امریکن کمیشن کی سفارش کے بموجب ایک لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں داخل کر کے دم لیں گے۔ اور اس کے لئے فنانشل اور ٹیکنیکل ہر قسم کی امداد کرینگے"

امریکہ کو اپنی طاقت کا گھمنڈ ہے۔ اس لئے وہ یہودیوں کو زبردستی فلسطین میں داخل کرانے پر تُلا ہوا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اس صریح ظلم کے خلاف امریکہ سے ہی ایسے لوگ کھڑے ہو جائیں۔ جو اپنا ضمیر یہودیوں کے ہاتھ فروخت نہیں کر چکے اور جو ظلم کو ہر حال میں ظلم قرار دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ برطانیہ میں ایسی پارٹی کھڑی ہو گئی ہے۔ چنانچہ ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ برطانوی کمیونسٹ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ فلسطین کا معاملہ اتحادی اقوام کی انجمن میں پیش کیا جائے۔ کیونکہ فلسطین میں برطانیہ کی کارروائی سے دنیا کے امن کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کے دفتر سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ یہودیوں کے لئے اپنے دروازے کھول دیں۔ اور فلسطین کو آزادی اور خود مختاری دیں۔ اور اس میں عربوں اور یہودیوں دونوں کو آباد کریں۔

عرب ممالک کے باشندوں سے جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی کہہ رہے ہیں قاہرہ کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ عرب لیگ کونسل کے اجلاس میں یہ قرارداد پاس کی جا چکی ہے کہ اگر اینگلو امریکن کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ تو عرب لیگ سے متعلق تمام عرب حکومتیں فلسطین کے لئے اپنی سرحدیں کھول دیں گی۔ تاکہ عرب نوجوان مسلح ہو کر فلسطین میں اپنے مفاد کی حفاظت کر سکیں۔

ممکن ہے مٹھی بھر عربوں کو خاطر میں نہ لایا جائے۔ اور امریکہ اپنے وسیع ساز و سامان کے ساتھ یہودیوں کو فلسطین میں داخل کرنے کے چیلنج کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے لیکن کوئی عجب نہیں کہ یہی چنگاری تیسری جنگ کا پیش خیمہ بن جائے اور دنیا میں امن قائم کرنے کی دعویدار حکومتیں خود از سر نو دنیا کو تباہی و بربادی کے گڑھے میں دھکیل دیں۔

صدر امریکہ کا فلسطین کے متعلق بیان اور برطانیہ

صدر ٹرومین نے حال ہی میں یہ بیان دیا ہے۔ کہ حکومت امریکہ فلسطین میں ایک لاکھ یہودیوں کو آباد کرنے کو تیار ہے۔ اس کے متعلق برطانیہ کے سرکاری حلقے تعجب کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان سیاسی حلقوں کو تعجب ہے۔ کہ صدر ٹرومین نے ایسا بیان دینے سے پہلے حکومت برطانیہ کو مطلع نہیں کیا۔ نیز یہ اعتراض کیا جا رہا ہے کہ اب جبکہ حکومت برطانیہ اور امریکہ میں فلسطین کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے صدر ٹرومین کو ایسا بیان نہ دینا چاہیئے تھا۔ امید کی جاتی ہے کہ صدر ٹرومین اپنے اس اعلان کو ابھی عملی جامہ نہیں پہنائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے یہ بیان دینے سے پہلے فلسطین میں ایک لاکھ یہودیوں کو آباد کرنے کے بعد کے خوفناک نتائج پر غور نہیں کیا۔ اخبار ایوننگ نیوز کے نامہ نگار سیاسی نے افسوس ظاہر کیا ہے کہ صدر ٹرومین نے فلسطین میں برطانوی حکام کی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے وقت یہودیوں کی دہشت پسندیوں کا

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعاء (۱) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آنریری مبلغ ابی سینیا کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۲) حافظ مبین الحق صاحب شمس نئی دہلی بعارضہ اگزیما سخت تکلیف میں ہیں۔ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۳) مستری محمد اسماعیل صاحب دہلی بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ (۴) ملک بشیر احمد صاحب شیخوپورہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ جا رہے ہیں۔ وہ کامیاب واپسی اور خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۵) حوالدار دسوندھا خاں صاحب ہزاری باغ بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ (۶) شیخ فضل حق صاحب مہاجر قادیان حال بہاولنگر کی لڑکی فاطمہ بی بی صاحبہ کا اپریشن ہوا ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ (۷) احمد حسین صاحب کاتب الفضل کی ہمشیرہ صاحبہ وڈکی کو شدید کھانسی کی تکلیف ہے۔ (۸) مکرم ملک غلام محمد صاحب قصور کا نواسہ وسیم احمد بعارضہ ڈبل نمونیہ بیمار ہے صحت کے لئے دعا کی جائے (۹) ناصر احمد صاحب گھٹیالیاں لیفٹیننٹ کے کورس کے لئے جا رہے ہیں۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۱۰) ملک عبد الرحیم صاحب قصور کا لڑکا سراج منیر چند روز سے بیمار ہے۔ (۱۱) لیفٹیننٹ چودھری عزیز احمد صاحب ایک پھوڑا کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ (۱۲) عبد الغفور خاں صاحب اوجھانوی حال کراچی کو بعض غیر احمدی مخالفین نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ (۱۳) ملک غلام احمد صاحب قصور کی دو صاحبزادیوں نے امسال بی۔ اے اور ایف۔ اے کے امتحانات دیئے ہیں۔ وہ کامیابی کی خواہاں ہیں۔ (۱۴) حنیفہ خاتون صاحبہ اہلیہ بابو محمد صادق صاحب دہلی عرصہ سے دماغی امراض میں مبتلا ہیں۔ (۱۵) ناصرہ بیگم صاحبہ نواسی سید محمد حسین شاہ صاحب سیکرٹری امانت تحریک جدید عرصہ سے بخار اور چند پیچیدہ امراض میں مبتلا ہیں۔ (۱۶) فضل الٰہی صاحب بھیرہ پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۱۷) محمد عبد اللہ صاحب میڈیکل پریکٹیشنر لاہور کا نواسہ اتفاقاً جل گیا۔ جان تو بچ گئی ہے لیکن زخم بہت گہرے ہو گئے ہیں۔ (۱۸) غلام دستگیر صاحب حیدرآباد دکن عرصہ چھ ماہ سے علیل ہیں۔ اور مرض میں کوئی افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ (۱۹) محمد اشرف صاحب ونیس واقف زندگی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ لمبی بیماری کے ماتحت وہ تعلیم اور خدمت دین سے محروم ہو رہے ہیں۔ احباب سے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت (۱) راجہ غلام محمد صاحب چک ایمرج کشمیر کی لڑکی حمیدہ بیگم صاحبہ ۱۶ رمئی کو وفات پا گئی۔ مرحومہ نے آٹھ ماہ کا ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ (۲) محمد عبد اللہ صاحب رتیال ریاست جموں کی ہمشیرہ جنت بی بی صاحبہ ۲۳ رمئی کو وفات پا گئیں۔ (۳) نواب بیگم صاحبہ اہلیہ ملک ہدایت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب ۲۶/۶ کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ (۴) چودھری علی بخش صاحب نمبردار چک ۳۳ سرگودھا ۲۷/۶ کو چند روز بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ (۵) بابو عنایت اللہ خاں صاحب سابق ڈرافٹسمین الہ آباد ۱۱/۶ کو وفات پا گئے۔ (۶) ماسٹر محمد رمضان صاحب تلونڈی جھنگلاں کا لڑکا محمد ادریس ۱۱/۶ کو فوت ہو گیا۔ (۷) جناب خلیفہ عبد الرحیم صاحب اسسٹنٹ ہوم سیکرٹری حکومت کشمیر کی بڑی لڑکی امۃ العزیز صاحبہ سری نگر میں ۱/۶ کو وفات پا گئی۔ چونکہ سری نگر میں جماعت تھوڑی ہے۔ لہذا جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ (۸) محمد سعید صاحب فیروزپور شہر کی نانی صاحبہ ۱۲/۶ کو قادیان میں وفات پا گئیں۔ (۹) سید عبد الحلیم صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ ۳/۶ کو وفات پا گئے۔ (۱۰) ماسٹر شاہ محمد صاحب ہری پور ۲/۵ کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ (۱۱) حکیم سراج الدین احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور کے خسر میاں محمد صوبہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابہ میں سے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سب کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

ڈپٹی کمشنر صاحب لکھنؤ کا قابل تعریف فعل

مؤقر روزنامہ حقیقت لکھنؤ (۱۷ جون ۱۹۴۶ء) سے معلوم ہوا ہے کہ مولوی محمد عثمان صاحب سابق محافظ دفتر کلکٹری لکھنؤ جو تقریباً چھ سات ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اور اب بفضل خدا رو بصحت ہو رہے ہیں۔ ان کی شدید علالت کی خبر جب مسٹر لین ڈپٹی کمشنر کو ملی۔ تو آپ مسٹر ڈاڈ سابق سٹی مجسٹریٹ لکھنؤ کے ہمراہ مولوی صاحب موصوف کی عیادت کے لئے خود ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور کافی دیر تک مزاج پرسی کی۔ اور ہمدردی فرماتے رہے۔

ایک کلکٹر ضلع کا اپنے دفتر کے ایک کارکن کے گھر عیادت کے لئے جانا بتاتا ہے کہ یہ صاحب ظاہری شان کو نہیں دیکھتے۔ بلکہ شرافت اور دیانتداری کی قدر کو پہچانتے ہیں۔ اور ہم ان کے اس فعل پر اظہار پسندیدگی کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یقیناً ان کا یہ فعل اس قابل ہے کہ دوسرے افسر بھی اس کی اتباع کریں۔

مالی معاملات کے لئے ایک اچھے تجربہ کار واقف زندگی کی ضرورت

دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید میں حسابات چندہ بیرون ہند اور بجٹ وغیرہ کے کام کے لئے ایک اچھے تجربہ کار آدمی کی ضرورت ہے۔ جو دوست اپنے آپ کو اس کام کا اہل سمجھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں براہ راست حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بیت الفضل پکنک روڈ ڈلہوزی بھجوائیں۔ (انچارج تحریک جدید)

ضروری اعلان

طلباء کے والدین اور سرپرستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان انشاء اللہ ۳ راگست ۱۹۴۶ء سے موسم گرما کی تعطیلات کے سلسلہ میں بند ہو جائے گا۔ اس سے قبل کوئی والد اپنے بچوں کو نہ بلوائیں۔

سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول

آنا ہے انہیں اک روز ادھر گر آج نہیں کل آئیں گے

ہر ایک بلندی پستی پر بادل کی طرح چھا جائینگے
باطل کے پہاڑوں سے اب یہ دیوانے سر ٹکرائیں گے
جب بادۂ عرفاں جام و سبو میں ساقی خود چھلکائینگے
مے نوش نہ کیوں بے خود ہو کر خوش بختی پر اترائیں گے
ہم اپنی نظر میں جب ان کے جلووں کی بھینٹ چڑھائینگے
وہ دل کی دنیا کے ہر کونے کو پر نور بنائیں گے
اسرارِ حقیقت جب دنیا کے سامنے کھولے جائینگے
جو دیدۂ بینا رکھتے ہیں وہ آپ ہی کھنچتے آئیں گے
لبیک مرے پیارے آقا! اے رہبر جیش احمدؐ
دشمن کی صفوں میں جائیں گے ہم جائیں گے ہم جائیں گے
صحرا تو فقط صحرا ہی ہے پھر چین جبیں سے کیا مطلب؟
ہم بحر کی موجوں سے الجھے بھی ہنستے جائیں گے
ساحل پہ جو ہیں آرام طلب گرمانے کو ان کے دل کا لہو
ہم آپ سفینوں کو اپنے طوفانوں سے ٹکرائیں گے
صیاد کو صیدِ زبوں سے کبھی تم نے گھبراتے دیکھا ہی
پھر ہم دنیادار غلاموں کے علم سے کیوں گھبرائیں گے
ہر اہل نظر کو سنگ درِ احمدؐ سے شناسا تو کر دیں
آنا ہے انہیں اک روز ادھر گر آج نہیں کل آئیں گے

نور محمد نسیم سیفی (بی۔ اے)

230

موجودہ مسلمانوں میں یقین کا فقدان

دنیا کی مذہب سے بیزاری

اس مادیت کے دور میں مذہب کے خلاف وہ نئے نئے نظریئے تراشے گئے ہیں کہ الامان الحفیظ۔ کوئی خدا کی خدائی پر قبضہ جماتا ہے۔ تو کوئی اس پر اپنے احسان جتا جتا کر اپنے خیال میں خدا کو شرمندہ و شرمسار کرنا چاہتا ہے۔ بعض بانیان مذاہب کو تہذیب کا دشمن اور مذہب کو ترقی کے راستے میں روک سمجھتے ہیں۔ اس مادیت نے اپنے وطن یورپ سے نکلکر آوارگی اختیار کی۔ اور کل عالم پر چھا گئی۔ مسلمان بھی جو روحانیت اور مذہب کی فرمانروائی کا سب سے بڑا علمبردار تھا۔ اس کا شکار ہوا۔ چنانچہ مذہب کو طاق نسیان میں رکھ دیا گیا۔ اور پیٹ کے دھندے کو مذہب پر فوقیت دی گئی۔ آج دنیا کا ہر شخص اقتصادی بہتری و برتری کے حصول کی خاطر کشمکش حیات کے میدان میں سب سے پہلی قربانی مذہب کی پیش کرتا ہے۔ کیونکہ اپنے متاع میں سب سے زیادہ حقیر چیز اسکو مذہب ہی نظر آتا ہے۔ چند مجبور و معذور شخصوں کو مذہب مذہب پکارنے کی اجازت اس لئے دی جاتی ہے کہ یہ ڈھونگ ان کے لئے ذریعہ معاش بنکر ان کی اقتصادی حالت کو درست کر سکے۔ دنیا بگڑ جائے بلا سے۔ بگڑ بھی گئی افسوس نہیں۔ کیونکہ دنیا کے تمام مذاہب بجز اسلام کے خاص قوموں کے لئے تھے۔ اور وہ بھی محدود زمانوں کے لئے۔ اس عرصہ کے بعد ان کا بگڑنا ضروری تھا۔ افسوس تو یہ ہے کہ مسلمان بھی بگڑ گیا۔ کہ جو ایک عالمگیر مذہب کا پیرو تھا۔ اور ایک ایسی شریعت کا حامل کہ جس کی قیامت تک حفاظت کا وعدہ خدا تعالےٰ نے خود فرمایا تھا۔ مسلمان کا بگڑ جانا اس لئے بھی زیادہ قابل افسوس ہے کہ اس میں اب ابھرنے کی خواہش اور امنگ بھی باقی نہیں رہی۔ کیونکہ وہ اپنی زبان سے خود کہتا ہے۔ کہ اب ہماری راہ نمائی کے لئے خدا کا کوئی فرستادہ یا مامور نہیں آئیگا۔ جو قسمت کا لکھا تھا وہ پورا ہو گیا۔ اور ہم اس پر شاکر ہیں۔ مغربیت ہی اب ایک ایسی مشعل راہ ہے۔ کہ جو صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کرتی ہے۔ چنانچہ آجکل کے غیر احمدی مسلمان کے لئے خدا ہے تو سیاست اور مذہب ہے تو سیاست

ہندوستان کے مسلمانوں کی بے دینی

ہندوستان کا مسلمان تو سیاست سے بھی بے بہرہ اور غلبہ و حکومت سے بھی بے نصیب ہے۔ اس لئے اس کی نگاہ میں سیاسی آزادی مذہب سے مقدم ہے۔ اب کھلے بندوں یہ کہا جاتا ہے کہ "غلام کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ پہلے آزادی حاصل کی جائے۔ اور پھر مذہب کی تبلیغ مذہب غلامی کی حالت میں اپنی اصل حالت پر قائم نہیں رہتا"۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان مذہب کو حصول آزادی میں روک سمجھتے ہوئے اس سے بے تعلق ہوتے جا رہے ہیں۔ صرف اور صرف اس حد تک مذہب سے اپنا رشتہ قائم رکھنے کو تیار ہیں۔ جس حد تک وہ ان کے لئے سیاسی طور پر مفید ثابت ہوتا ہے۔ اسلام سے ہندوستان کی دیگر اقوام کے مقابلہ میں جداگانہ متحدہ قومیت کی بنیاد پڑتی ہے۔ اور سیاسی طور پر دیگر اقوام کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ حقوق اس علیحدگی سے مل سکتے ہیں۔ ورنہ جہاں تک اسلام اور شریعت پر اعتقاد اور عمل کا سوال ہے۔ یہ امر ان کے نزدیک مطلقاً قابل التفات نہیں۔ ان کے نزدیک ایک غلام مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ اسلام آزاد کا مذہب ہے۔ نہ کہ غلام کا۔ تمام تر توجہات سیاسی فوائد کے حصول پر صرف کرنے کے لئے یہ ایک ایسا حربہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ کہ جو دہریت پھیلانے کا موجب بن رہا ہے۔

تعلیم یافتہ طبقہ محض اس بناء پر احمدیت کی مخالفت کرتا ہے۔ کہ یہ صحیح اسلامی روح اور جذبے کو زندہ رکھتی ہے۔ خدا اور رسول کے مقابلے میں دنیا کی ہر چیز کو ہیچ سمجھتی ہے۔ اور سیاست پر دین کو مقدم جانتی ہے۔ اس کا مسلک جو صحیح اسلامی مسلک ہے یہی ہے کہ دین ہر حال میں دنیا پر مقدم ہے۔ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ وہ آزاد کا بھی ہے۔ اور غلام کا بھی۔ اور وہ ہر حال میں صحیح راہ نمائی کرتا ہے۔

دین سے بیزاری کی وجہ

دراصل بات یہ ہے کہ آج غیر احمدی مسلمان مایوس ہو چکا ہے۔ اس کا دل یقین سے خالی ہے۔ مذہب اسکے نزدیک قصہ اور کہانی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ مثل مشہور ہے کہ جان ہے تو جہان ہے اور یقین ہے تو ایمان ہے جب دل میں یقین نہیں۔ تو ایمان کے لئے بھی دل میں کوئی جگہ نہیں۔ اگر خدا تعالےٰ پر بھروسہ ہو۔ اس بات کا یقین ہو کہ خدا ہمہ قدرت ہے۔ اور کوئی چیز اس کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں۔ تو انسان یقیناً اس کے علاوہ کسی مخلوق طاقت کیطرف جھک ہی نہیں سکتا۔ مغربی سیاست کی دلفریبی اسکے محکم یقین سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے گی لیکن یقین پیدا ہو تو کیونکر ہو۔ جو کچھ پہلے ہو چکا مسلمان کے نزدیک افسانہ بنکر رہ گیا ہے۔ آئندہ کے لئے وہ تقویٰ وہ شوکت وہ عظمت مفقود نظر آتی ہے۔ اسی لئے اسکو اس کے حصول کی کوشش بھی بے سود معلوم ہوتی ہے۔ لیکن برخلاف اسکے اگر نبوت کا اعادہ ہوتا رہے۔ اور شریعت کی تجدید ہوتی رہے۔ تو گزشتہ واقعات بھی افسانہ بننے نہ پائیں۔ بلکہ کامل یقین کے ساتھ خانہ دل میں کمال عقیدت سے جگہ پائیں۔ یقین جبھی پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ خدا اور بندے کا تعلق اسلام اور اس کی خوبیوں کا اظہار اس رنگ میں ظہور پذیر ہو۔ کہ اس زمانے کے مسلمان کے لئے وہ بجائے قصے کے اتنا مشہود مرئی اور محسوس ہو جائے۔ کہ وہ پکار اٹھے۔ کہ واقعی سوائے اسلام کے اب کوئی راہ نجات کی نہیں۔ دینی اور دنیوی ترقی کا مدار سیاست افرنگ میں مضمر نہیں۔ بلکہ ہادیٔ اسلام اور اسکی لائی ہوئی شریعت میں ہے۔ اور کامیابی کا راز خدا تعالےٰ سے تعلق جوڑنے میں ہے نہ کہ اس سے علیحدگی اختیار کرنے میں۔ مگر یہ شہود اور کامل احساس پیدا کیونکر ہو۔ جب روحانی آنکھ پھوڑ لی جائے۔ اور تمام حیات مفلوج و مسلول کر لی جائیں۔ ایسے ہادی اور مامور کی آمد سے انکار کیا جائے۔ جو تازہ بتازہ نشانات دکھلا کر ماضی کو حال میں اور افسانے کو پھر سے حقیقت میں تبدیل کر دکھائے۔

یقین محکم کی زندہ مثال

آج جماعت احمدیہ کیوں سیاست کیطرف نہیں جھک گئی۔ اور کیوں دین اور شریعت کے قیام میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اسلئے کہ اس کے بانی نے اپنے مطاع اور آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض روحانی کی برکت سے خدا تعالےٰ سے ہمکلامی کا شرف پا کر اپنے ماننے والوں میں وہ یقین پیدا کر دیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں عمل پیہم نصیب ہوتا ہے۔ آج جماعت احمدیہ کے دل یقین سے پر ہیں۔ زمین ٹل جائے آسمان ٹل جائے۔ لیکن خدا کے وعدے ٹلنے والے نہیں۔ اسباب موافق نہ ہوں۔ حالات بھی مخالف نظر آئیں پرواہ نہیں کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے وعدوں سے پھر جائے۔ اور احمدیت فتح و غلبہ نہ پائے۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے مضمون کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے۔ اور اسکی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں۔ اور اس کا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے۔ پھر تم کیوں صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو۔ وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں۔ جسکی پیشگوئیاں صرف قصے ہیں اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا۔ اور جو یقین کے ذریعے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔" (کشتی نوح)

قابل غور امر

مسلمانوں کیلئے آج یہ امر قابل غور ہے۔ کہ کیا یقین کا فقدان متقاضی نہیں کہ خدا تعالےٰ اپنے مامور کو بھیجکر پھر اس یقین کو تازہ کرے۔ اگر یقین کی دولت میسر ہے تو پھر مذہب سے بیزاری کیوں ہے۔ اور سیاست کو مذہب پر فوقیت کیوں دی جاتی ہے۔ حصول آزادی کیوں قیام شریعت پر مقدم ٹھہرائی جاتی ہے؟ غلامی کی حالت میں مذہب کیوں مذہب نہیں رہتا؟ یہ سب یقین کا فقدان نہیں تو اور کیا ہے۔

اگر مسلمان امتداد زمانہ کی وجہ سے نبوت کے کلی انقطاع کے قائل نہ ہو گئے ہوتے تو ان کے دل بھی یقین سے خالی نہ ہوتے۔ اور کم از کم وہ مذہب کو اتنا حقیر نہ جانتے۔ کہ سیاست اور دنیوی وجاہت کو ہی دین اور ایمان کا درجہ دیدیتے۔ لیکن خدا

...کا رحم اسکے غضب پر غالب ہے۔ اس لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عین وقت پر مبعوث فرما کر پھر دلوں کو زندہ یقین سے بھر دیا ہے۔ آسمان پر مقدر ہو چکا ہے کہ اب یہی فتح پائینگے۔ جو اس مامور ربانی

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی عظیم الشّان کامیابی

"وفات مسیح کا فتویٰ مصیبت عظمیٰ ہے"

علمائے مصر اُزھر کی گھبراہٹ اور پریشانی

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مجاہد احمدیت حیفا

حرف آغاز

قارئین الفضل سے یہ امر مخفی نہ ہوگا۔ کہ ہماری جماعت کے ایک دوست بابو عبد الکریم صاحب یوسف زئی ٹیلیگرافسٹ پونچھ نے (جبکہ وہ مصر میں بسلسلہ ملازمت جنگ مقیم تھے) رئیس الازہر کے نام ایک سوال ارسال کرکے اس کے متعلق فتویٰ دریافت کیا تھا۔ سوال کا ملخص یہ تھا ھل عیسٰی حی او میت فی نظر القرآن الکریم والسنۃ المطھرۃ؟ یعنی کیا حضرت عیسٰی علیہ السلام ازروئے قرآن کریم اور سنت مطہرہ وفات یافتہ ہیں یا زندہ؟

جس وقت یہ استفتار علمار ازہر کے پاس پہنچا۔ اور مشائخ ازہر نے اس استفتار کو شیخ محمود شلتوت صاحب کے سپرد کر دیا۔ جو ازہر کے علمار کبار کی کمیٹی کے ممبر ہیں۔ اور مصری جرائد اور مجلات میں ان کے علمی مضامین اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور زمانہ قریب میں وہ رئیس الازہر کے وکیل (قائم مقام) کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے ہیں۔

وفات عیسٰے ؑ کی تصدیق

ازہری عالم صاحب مذکور نے بعد تحقیق و تدقیق اس استفسار کا جواب تحریر کرکے قاہرہ کے ممتاز ادبی اور علمی مجلہ "الرسالۃ والروایۃ" کو بغرض اشاعت ارسال کر دیا۔ جو ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء کے پرچہ کے صفحہ ۶۴۲ میں "رفع عیسٰے" کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس مضمون میں علامہ موصوف نے لفظ رفع اور توفی کے معنوں کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"انہ لیس فی القرآن الکریم ولا فی السنۃ المطھرۃ مستند یصلح لتکوین عقیدۃ یطمئن الیھا القلب بان عیسٰی رفع بجسمہ الی السماء وانہ حی الی الآن فیھا وانہ سینزل منھا آخر الزمان الی الارض" یعنی قرآن کریم اور حدیث نبوی میں کوئی ایسی سند نہیں پائی جاتی۔ جو اطمینان بخش طریقہ سے اس عقیدہ کی بنیاد بن سکے۔ کہ حضرت عیسٰی (علیہ السلام) اپنے جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے ہوں۔ اور اب تک وہاں زندہ ہوں۔ اور آسمان سے ہی نزول فرمائیں گے۔

لفظ توفّی کے متعلق تحریر فرمایا:۔

کلمۃ "توفی" قد وردت فی القرآن الکریم بمعنی الموت حتی صار ھذا المعنی ھو الغالب علیھا المتبادر۔" یعنی لفظ توفی قرآن کریم میں بمعنی موت استعمال ہوا ہے۔ یہاں تک کہ یہی معنے غالب اور متبادر ہو گئے ہیں۔

رفع عیسٰی

لفظ رفع کی تحقیق کرتے ہوئے علامہ موصوف نے لکھا اس سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام کا اعزاز اور درجات کی بلندی ہے۔ اور ان کو دشمنوں کے منصوبوں سے بچنے کی خبر دی گئی ہے۔ کیونکہ دشمن نہ تو ان کو قتل کر سکے۔ اور نہ ہی صلیب دے سکے۔ چنانچہ لفظ رفع کی تشریح اور توضیح ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"والمعنی ان اللہ توفی عیسٰی و رفعہ الیہ وطھرہ من الذین کفروا وقد فسر الالوسی قولہ تعالیٰ (انی متوفیک) بوجوہ منھا وھو اظھرھا۔ "انی مستوفی اجلک ومیتک حتف انفک لا اسلط علیک من یقتلک وھو کنایۃ عن عصمتہ من الاعداء وما ھم بصددہ من الفتک بہ علیہ السلام لانہ یلزم من استیفاء اللہ اجلہ وموتہ حتف انفہ ذالک وظھران الرفع الذی یکون بعد التوفیۃ ھو رفع المکانۃ لا رفع الجسد۔" یعنی معنے یہ ہوئے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسٰی ؑ کو وفات دی۔ اور اپنی طرف ان کا رفع فرمایا۔ اور کفار کے الزامات و منصوبوں سے ان کو تطہیر بخشی علامہ الوسی نے (انی متوفیک) کی آیت کے کئی معانی بیان کئے ہیں۔ جن میں سے زیادہ واضح یہ ہیں۔ کہ "میں تیری مدت حیات کو پورا کرکے تجھے طبعی موت سے وفات دینے والا ہوں۔ میں تیرے قاتلوں کو تجھ پر مسلط نہ ہونے دوں گا۔ یہ دشمنوں اور ان کے منصوبہ قتل سے محفوظ رکھنے کے لئے کنایہ ہے کیونکہ خدا تعالےٰ کے پوری عمر دینے اور طبعی موت سے وفات دینے سے یہی لازم آتا ہے۔ اور یہ بات تو ظاہر ہے۔ کہ جو رفع بعد وفات ہوتا ہے۔ وہ مرتبہ کی بلندی اور بزرگی کے معنوں میں ہی ہوتا ہے نہ کہ جسم کا اٹھانا۔"

علمار کا غیظ و غضب

جس وقت اس علمی استفتار کا یہ جواب، ادبی پرچہ مذکور (جس کے ایڈیٹر الاستاذ احمد حسن الزیات ہیں) میں شائع ہوا۔ اور عوام و خواص میں اس کی اشاعت ہوئی۔ تو علمار کے طبقہ میں سے بعض نے اخبارات میں اس کے متعلق مضامین شائع کئے۔ شیخ محمود شلتوت صاحب اور ازہر کی فتویٰ کمیٹی کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کیا۔ اور یہ باہمی جنگ وجدال اتنی شدت اختیار کر گئی کہ ایک دوسرے کو سب و شتم اور لعن طعن سے بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔ علامہ موصوف کو القاب مستہجنہ اور خطابات قبیحہ سے موسوم کرتے ہوئے ان کے منصب کو گھٹانے کی کوشش کی گئی۔ اگر اس فتویٰ کی اشاعت کے وقت کے تمام اخبارات۔ مجلات اور رسائل اکٹھے کئے جائیں تو اس قلمی جنگ وجدال کے مطالعہ سے علمار کے اخلاق کا بخوبی علم ہو سکتا ہے۔ لیکن اس وقت قارئین کی خدمت میں صرف چند اقتباسات اس غرض کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ کہ ایک عالم ازروئے قرآن کریم اور حدیث اس امر کا ثبوت پبلک کے سامنے پیش کرتا ہے۔ کہ وہ مسیح جس کو دنیا آسمان پر زندہ سمجھاتی ہے۔ اور اس کے آنے کی منتظر ہے۔ وہ حقیقی اور طبعی موت سے وفات پا چکا ہے۔ مگر دنیائے مصر میں اس فتویٰ کی وجہ سے زلزلہ اور کھلبلی آجاتا ہے۔ اور لکھا گیا۔ کہ یہ فتویٰ قادیانیوں کی موافقت میں ہے۔ اور یہی وہ کامیاب ہتھیار ہے۔ جس سے قادیانی ہمارے ساتھ مباحثات و مناظرات کرتے ہیں۔ اور یہ فتویٰ احمدیت کی تائید اور عظیم الشان نتیجہ ہے۔ اس لئے ازہر کو چاہیئے کہ اس کو واپس لے لے نیز آج قادیانی ہم سے تمسخر اور استہزاء کرتے ہیں۔ اور واقعی ان کا تمسخر کرنا بجا ہے۔ کیونکہ احمدیوں کے ہاتھ میں ایک ایسا قوی ہتھیار دے دیا گیا ہے۔ جس پر ان کی کامیابی کا انحصار ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ان کے مباحث میں سے مسئلہ وفات مسیح نقطہ مرکزی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل میں دو اقتباسات تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن سے ہمارے مندرجہ بالا بیان پر کافی اور وافی روشنی پڑتی ہے۔

(۱) "فضیلۃ الاستاذ الشیخ عبد اللہ محمد الصدیق الغماری" لکھتے ہیں۔ ایک ہندوستانی عبد الکریم نامی نے ایک سوال مشائخ ازہر کے نام ارسال کیا۔ جس میں یہ دریافت کیا گیا۔ کہ آیا حضرت عیسٰی علیہ السلام ازروئے قرآن کریم و حدیث زندہ ہیں یا وفات یافتہ"

یہ اس سوال کا خلاصہ ہے۔ اگر سائل کا مقصد استفادہ اور استرشاد کا ہوتا تو وہ اس سوال کا جواب ان ہندوستانی علمار کی کتب میں پاتا جو اس موضوع میں اردو اور عربی زبان میں تحریر کی گئی ہیں۔" لیکن یہ ہندوستانی اس سوال سے مستفید ہونا نہیں چاہتا تھا۔ بلکہ وہ تو اس فتویٰ کو باقاعدہ قانونی طریقہ سے حاصل کرکے اپنے دعاوی کے اثبات میں بطور ایک دلیل اور سہارا بنانا چاہتا تھا۔ اس کا یہ حیلہ کارگر ہو گیا۔ اور دنیا کے عجائبات میں سے یہ ایک اعجوبہ ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ حیلہ اپنی نوع کے لحاظ سے اول نمبر پہ ہے۔"

"وہ اعجوبہ ہے۔ جس سے ایک اندھے ہندوستانی نے ایک عالم کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ چنانچہ الرسالۃ والروایۃ کے ۴۶۲ صفحہ میں ایک فتویٰ شیخ محمود شلتوت کے دستخطوں سے شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان (رفع عیسٰی) ہے۔ اور اس فتویٰ کا مضمون یہ ہے۔ کہ عیسٰی علیہ السلام حقیقی موت سے وفات پا چکے ہیں۔ اور آپ کا رفع آسمان کی طرف نہیں ہوا۔ اور نہ ہی وہ آخری زمانہ میں نزول فرمائیں گے۔ اور اس بارہ میں جتنی احادیث وارد ہیں وہ آحاد کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور عقائد کے بارے میں آحاد کا کوئی درجہ نہیں۔ نیز یہ روایت وھب بن منبہ اور کعب الاحبار کی ہے۔ اور ان دونوں کا درجہ اہل حدیث کے نزدیک معروف ہے یعنی غیر مقبولین اور غیر ثقہ ہیں۔"

(۴) یہ وہ فتویٰ ہے جس نے امت محمدیہ کے اجماع کو پاش پاش کر دیا ہے۔ اور احادیث متواترہ کے خلاف ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ فتویٰ اس وجہ سے ایک بہت بڑی مصیبت اور اہم واقعہ ہے۔ اس فتویٰ میں پہلی غلطی تو یہ ہے کہ اس کا دینے والا جلد باز معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب قاری اس فتویٰ اور غیر مصر کے علماء کی تحقیق کے درمیان موازنہ کرے گا تو وہ مندرجہ ذیل امور پر پہنچیگا۔ اول جامعہ ازہر کو علم حدیث سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ نتیجہ اس سے نکلتا ہے کہ مفتی نے دعویٰ کیا ہے کہ نزول عیسےٰ علیہ السلام کی حدیث آحاد میں سے ہے۔ دوسرے اسے اس حدیث کی صحت میں بھی شک ہے۔ جو کہ بخاری شریف اور مسلم میں موجود ہے۔ سوئم یہ کہ مفتی کہتا ہے کہ حدیث نزول وہب اور کعب سے مروی ہے۔ چہارم اس کا یہ دعوے ہے کہ یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ حالانکہ ان کی احادیث صحیح ہیں۔ اور پنجم یہ کہ احادیث نزول میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

دوم۔ "ازہر میں کوئی ایسا فرد نہیں پایا جاتا جو اجماع اور خلاف کے مواقع کو جانتا ہو۔ کیونکہ مفتی نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول سے انکار کیا ہے۔ دوم یہ کہ آحاد احادیث عقاید اور مغیبات میں عمل نہیں ہوتا۔ یہ وہ امور ہیں جو قاری کے ذہن میں موازنہ کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس فتویٰ کو ازہر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ازہر کے علماء کبار میں سے ایک عالم نے یہ فتویٰ دیا ہے اور لوگ آجکل ظاہری حالات کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور وہ جزو کو کل پر محمول کرتے ہیں۔ چاہے وہ صحیح امر کے خلاف ہی ہو۔"

قادیانی جماعت نے اس فتویٰ کو اپنے لئے بطور ایک دلیل اور ہتھیار اختیار کر لیا ہے۔ اور اس فتویٰ کو لے کر وہ مسلمانوں کے پاس جا کر ان کو بیوقوف بناتے اور ان کے خیال کو خطاء پر محمول کرتے ہیں۔ اور وہ خوش اور مسرور ہیں۔

اور وہ کامیاب اور فتحمند لہجہ میں کہتے ہیں

ھا ھو ذا الازھر یوافقنا فیخالفکم فلیس عیسٰی بحی ولا ھو مرفوع ولا ھو بنازل کما تزعمون فاین تذھبون

یہ وہ جامعہ ازہر کا فتویٰ ہے جو ہماری تائید میں ہے اور تمہارے مخالف۔ پس عیسےٰ علیہ السلام نہ تو زندہ ہیں۔ اور نہ ہی ان کو آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور نہ ہی وہ تمہارے گمان اور خیال کے مطابق آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ تم کس خیال میں گھوم رہے ہو۔

مفتی صاحب کا اظہار حق

مفتی صاحب کے متعلق لکھا ہے۔ ہم نے اس فتویٰ اور ان حالات کو چشم دید دیکھا۔ اور حضرت مفتی صاحب سے کہدیا۔ جو کچھ اس فتویٰ کے متعلق سنا اور دیکھا۔ اور اس کی وجہ سے جو کچھ ہوا۔ اور جو آئندہ ہوگا اس کا بھی ذکر کیا۔ مگر مفتی صاحب نے اس کا یہ جواب دیا انا ابدیت رأیی ولا یضرنی ان اوفق القادیانیۃ او غیرھم یعنی میں نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ "قادیانی جماعت یا غیر کی تائید مجھے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتی۔"

حق سے برگشتہ کرنے کی چال

پھر لکھتے ہیں "بعض اوقات مصلحت عامہ اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ بعض آراء کو ظاہر نہ کیا جائے۔ اور ان کو زاویہ خمول اور طاق نسیاں میں رکھ دیا جائے۔ حضرت مفتی صاحب عالم مریخ میں زندگی بسر نہیں کرتے کہ ان کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ ان کو زمانہ کے حالات کا علم نہیں۔ سرزمین ہند میں ایک گروہ جو قادیانی فرقہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کی بحث اور کلام کا نقطہ مرکزی موت عیسےٰ اور عدم رفع ہے اس جماعت نے اپنے مبلغین ترکی۔ البانیہ شام۔ مصر۔ امریکہ اور انگلستان وغیرہ بھیجے ہوئے ہیں۔...... مفتی صاحب پر یہ واجب تھا کہ وہ اس گروہ کی مخالفت کرکے خدا کا قرب حاصل کرتے۔ اور مسلمانوں کی تائید کرتے۔ اگر وہ اس خیال سے بھی نہ کرتے تو کم از کم ان علماء کبار کی تائید کرتے جنہوں نے اپنی زندگی ان قادیانیوں کے دفاع کی خاطر وقف کر رکھی ہے۔"

"اے مفتی تجھے تیرے رب کی ہی قسم ہے۔ دیکھ کہ ہمارے ان ہندوستانی علماء بھائیوں کی کیا حالت ہوگی جنہوں نے کہ نزول عیسےٰ علیہ السلام کو ۷۰ احادیث سے اور حیات عیسےٰ و رفع عیسےٰ کو ثابت کر دیا ہے...... جب ان کو قادیانی جماعت کے ذریعہ سے یہ اطلاع ہوگی کہ ازہر ان کی مخالفت کرتا ہے۔ اور اس کی رائے ہے کہ ان مسائل میں نہ تو کوئی دلیل ہے اور نہ شبہ دلیل۔ خدا کی قسم میں تجھ سے پھر پوچھتا ہوں کہ وہ کیا کہیں گے؟ اور ان کی کیا حالت ہوگی؟ مجھے یقین ہے کہ علماء ہند دو دشمنوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اور وہ دونوں ہی عار کا باعث ہیں۔ یا تو وہ یہ کہیں گے کہ ازہر علماء سے خالی ہو چکا ہے یا وہ کتب ستہ یعنی صحاح ستہ اور کتب تفاسیر اور ان احادیث کی کتب سے جو کہ اہل علم کے درمیان متداول ہیں۔ ان سے نا واقف ہیں یا وہ اس امر کا اظہار کریں گے کہ علماء ازہر میں دینی جرأت نہیں ہے جو کہ خصوصاً ایک مومن کے شامل حال ہونی چاہئیے۔ چاہے وہ پہلی رائے کا اظہار کریں یا دوسری کا۔ جامعہ ازہر کا رتبہ ان کی آنکھوں سے گر جائے گا اور قلوب سے تعظیم جاتی رہے گی۔ اور علمائے ازہر کے متعلق وہ شاعر کا یہ قول پڑھیں گے ؎

واخوان حسبتھم دروعا فکانوھا ولکن للاعادی

اور کئی بھائی ہیں جن کو میں نے اپنے لئے زرہ یعنی بچاؤ کا ذریعہ خیال کیا تھا بے شک وہ آفات و مصائب سے بچانے کے لئے زرہ ہی تھیں۔ لیکن حقیقت میں دشمنوں نے ان سے فائدہ اٹھایا۔

دیگراں را نصیحت خود را فضیحت

یہ ایک حقیقت ہے کہ علامہ شلتوت کو علماء ازہر میں امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ فتویٰ کمیٹی کا یہ استفتاء علامہ موصوف کے سپرد کرنا اس امر کی بین دلیل ہے۔ کہ انہیں امتیازی فوقیت حاصل ہے۔ پھر ان کے کہنے پر اس قدر تلملاہٹ کے کیا معنی؟ (باقی)

نتیجہ تبلیغ ہدایت نصف اول

(۳)

عبدالحمید صاحب ۳۵۔ محمد صدیق صاحب اوورسیر ۴۴۔ عبدالحق صاحب ۱۷۔ محمد اسلم صاحب ۱۷ محمد شریف صاحب ۴۳۔ محمد اسلم صاحب باجوہ بورڈنگ تحریک جدید ۳۲۔ محمد اشرف صاحب ۲۹۔ سلطان احمد صاحب ۱۹۔ فضل حق صاحب ۳۰۔ محمد رفیق صاحب ۲۳۔ منظور علی صاحب ۳۰ غلام احمد صاحب ۲۵۔ ممتاز احمد صاحب ۱۷۔ بشیر احمد صاحب ہوشیارپوری مدرسہ احمدیہ ۲۴ سید نثار احمد صاحب ۲۴۔ احمد خان صاحب تبتی ۳۳۔ عبدالحی صاحب ۴۴۔ محمد بشیر صاحب شاد ۴۳۔ ملک نصیر احمد صاحب نثار ۳۴۔ خان محمد صاحب ۳۴۔ محمد ادریس صاحب ۴۰۔ عبدالوہاب صاحب ۳۰۔ منظور احمد صاحب سیالکوٹی ۳۴۔ منیر احمد صاحب لائلپوری ۳۷ اقبال احمد صاحب ۴۴۔ غلام احمد صاحب ۱۴ خلیل احمد صاحب اختر ۴۳۔ شعبان احمد صاحب ۲۶۔ محمد اشرف صاحب ناصر ۲۴۔ سید احمد حسین صاحب حیدرآبادی ۵۴۔ محمد سعید صاحب درد ۳۳۔ جمال یوسف صاحب ۳۶۔ محمد صدیق صاحب شمس ۴۵۔ محمد عبداللہ صاحب دارالبرکات [illegible] عبدالحمید صاحب سعید حیدرآبادی فضل عمر ہوسٹل [illegible] عبدالمجید صاحب ۴۳۔ محمود احمد صاحب پشاوری [illegible] عبدالشکور صاحب ۲۰۔ نذیر احمد صاحب ۳۳۔ محمد اشرف صاحب ۳۳۔ راجہ غالب احمد صاحب [illegible] غالب دارالعلوم ۲۹۔ محمد طاہر صاحب فضل عمر [illegible] حسام الدین صاحب ۱۳۔ مبارک احمد صاحب [illegible] دارالرحمت ۴۰۔ مرزا نذیر احمد صاحب مسجد مبارک [illegible] ظفر مند صاحب فضل عمر ہوسٹل ۱۳۔ [illegible] صاحب دارالفتوح ۳۵۔ احمد الدین صاحب [illegible] فضل عمر ہوسٹل ۲۰۔ عبدالحکیم خان صاحب [illegible] چوہدری منیر احمد صاحب پرویز ۳۰۔ غلام رسول صاحب سیکرٹری [illegible] نعمت اللہ صاحب ہوسٹل فضل عمر ۱۳۔ مبارک احمد صاحب جہلمی ۱۴۔ عبدالرشید صاحب ۲۹۔ عبداللطیف صاحب [illegible] محمد مشتاق صاحب ۳۰۔

محمد افضل صاحب دارالفتوح	۲۴
حافظ محمد اعظم صاحب دارالرحمت	۳۳
حافظ غلام محی الدین صاحب مدرسہ احمدیہ	۳۸
محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی میک ورکس	۳۱
قاضی عزیز احمد صاحب دارالعلوم	۴۵
عطاءاللہ صاحب نائب دارالمسیر	۳۱
قاضی محمد شریف صاحب لدھیانہ	۳۳

ردول	نمبر ۱۵۸	گذشتہ ۱۹
"	۲۵۹	۲۵
"	۱۶۰	۲۵
"	۱۶۱	۱۸
"	۱۶۲	۳۵
"	۱۶۳	۲۴

ایک عظیم الشان تبلیغی سکیم

بفضلِ خدا ہمارے تبلیغی مشن یورپ امریکہ ۔ افریقہ وغیرہ ممالک میں قائم ہیں۔ ان کو انگریزی تبلیغی لٹریچر کی سخت ضرورت ہے ۔ ان کے اس کام میں مدد کرنے کیلئے اگر ہمارے احباب ہمکو صرف پانچ روپیہ روانہ کریں گے۔ تو ہم دس تبلیغی کتابوں کا رعایتی قیمت کا سیٹ جس مشن کو وہ چاہیں بذریعہ رجسٹرڈ روانہ کرینگے ۔ اس طرح ہمارے احباب کی طرف سے مشن کو تبلیغ کے کام میں سہولت ہوگی اور ان کو تمام جہان میں تبلیغ کرنے کا ثواب حاصل ہوگا ۔ اس کے علاوہ جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے۔ اُن کے نام کی ایک فہرست میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں ہر ماہ برائے دعا ارسال کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن!

اشتہار زیر دفعہ ۵ ردول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی!

بعدالت جناب میر شیر محمد خان صاحب سب جج بہادر درجہ دوم ملتان

دعویٰ دیوانی ۔ ۴۶ء

خان غلام اکبر خان عرف اکبر خان ولد فدا حسین خان ذات پٹھان بھاکرال ساکن دریورملتان مدعی بنام فرید خان وغیرہ مدعا علیہ

دعوےٰ ۱/۱/-۴۵۰ Rs

بنام

جہان شاہ ولد نامعلوم ذات سید ساکن اشمو زئی تحصیل ڈیرہ اسمٰعیل خان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمےٰ جہان شاہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوشس ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام جہان شاہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر جہان شاہ مذکور تاریخ ۲۲ ماہ جولائی ۱۹۴۶ء کو مقام ملتان حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی

آج بتاریخ ۲۷ ماہ جون ۱۹۴۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سامان بذریعہ ریل

خراب پیکنگ اور ایڈریس کے ناقص مارکنگ گمشدگی اور نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ مہربانی کر کے ایسی بوریاں یا کیس یا دوسرے کنستر استعمال کریں۔ جو آمد و رفت کے دوران میں اتارتے یا چڑھاتے وقت ٹوٹ پھوٹ نہ جائیں۔

پتہ پورا اور صاف لکھیں۔ مکتوب الیہ کا نام پتہ اور بھیجنے کا سٹیشن بلاک حروف میں لکھیں۔ انگریزی میں لکھیں تو بہت ہی بہتر ہے۔

ایسے لیبل لگائیں جن پر مکتوب الیہ کا نام پتہ اور بھیجنے کا سٹیشن درج ہو۔ یہ لیبل السیر پارسلوں پر مضبوط رسی سے یہ ٹیپ سے باندھیں۔ جن پر پائیدار نشان نہ لگائے جا سکتے ہوں جہاں تک ممکن ہو۔ ایک لیبل جس پر مکتوب الیہ کا نام پتہ اور سٹیشن درج ہو۔ ہر پارسل کے اندر بھی رکھ دیں۔

تمام پرانے نشانات لیبل اور شبہ میں ڈالنے والے ایڈریس پوری طرح مٹا دیں۔ پرانے لیبل اور نشانات ہی اسباب کے غلط جگہ پہنچ جانے کا باعث ہوتے ہیں۔ اور اس طرح صحیح مقام پر پہنچنے میں تاخیر کا موجب بنتے ہیں۔

این ڈبلیو آر کی مدد کریں۔ تا آپ کی مدد ہو سکے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کیا آپ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اپنے پارسلوں اور مال و اسباب کے غلط جگہ پر بھیجے جانے یا ان کے نقصان ہو جانے میں اسکی امداد نہیں کرینگے آپ مندرجہ ذیل باتوں کے متعلق اپنی تسلی کر کے اسکی امداد کر سکتے ہیں۔

۱۔ ہر ایک پارسل جو بک کرانے کیلئے بھیجا جائے۔ اس پر باقاعدہ طور پر خوشخط اور پکی سیاہی سے پانیوالے کا نام اور پتہ لکھا گیا ہو اور جس اسٹیشن پر بھیجنا مطلوب ہو اس کا نام بڑے حروف میں خصوصاً انگریزی میں لکھا ہوا ہونا چاہئے

۲۔ وہ پارسل جن پر پختہ مارکے نہ ہوں مثلاً کھالوں اور چمڑے کے بنڈل تیل اور گھی وغیرہ کے ٹینوں پر چمڑے دھات یا گتے کے لیبل لگے ہوئے ہوں۔ جن پر پانے والے کا نام اور پتہ جس اسٹیشن پر بھیجنا مطلوب ہو۔ اس کا نام درج ہو۔

۳۔ تمام پرانے مارکے اور لیبل کاٹ یا اتار دیئے جانے چاہئیں

اپنی امداد کرنے کیلئے آپ ہماری مدد کریں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو آپ کے کلیمز کا جلد تصفیہ کرنے میں آپ اس کی مدد کریں۔

یہ آپ اسی صورت میں کر سکتے ہیں جبکہ

۱۔ آپ اپنی درخواست میں سب سے اوپر موٹی سرخی دیں۔ کہ آیا کلیم واپسی کرایہ کا ہے۔ **یا تلافی نقصان کا یا مال کو نقصان پہنچنے کا** اور ہمیشہ مختصر واقفیت متعلقہ نام سٹیشن روانگی اور رسید کی نمبر بلٹی یا رسید پارسل نمبر ٹکٹ جبکہ ٹکٹ کیساتھ مال بک کرایا گیا ہو۔ اور بکنگ کی تاریخ لکھ دیں

۲۔ اپنے کلیم کی اصل ماہیت اور کلیم کی رقم لکھ دیں۔

۳۔ اگر آپ کے پاس کوئی کاغذات اپنے کلیم کو تقویت دینے کے لئے موجود ہوں۔ تو وہ بھی بھیجدیں۔

۴۔ اسکے متعلق تمام خط و کتابت جنرل منیجر کمرشل سے کریں۔

اپنی امداد کے لئے ہماری مدد کیجئے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم اپریل ۱۹۲۶ء سے ریل کم روڈ انٹر اور تیسرے درجہ کے واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے ڈلہوزی براستہ پٹھانکوٹ کے لئے جاری ہوئے ہیں۔

امرتسر۔ بٹالہ۔ گورداسپور۔ جالندھر کینٹ۔ جالندھر سٹی لاہور اور ملتان کینٹ۔

یہ ٹکٹ واپسی سفر کے لئے تاریخ اجراء سے چھ ماہ تک یا بائیس نومبر ۱۹۲۶ء تک کے لئے (جو بھی پہلے ہو) کارآمد ہوں گے۔

مزید تفاصیل جنرل منیجر (کمرشل) یا متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے مل سکتی ہیں۔

جنرل منیجر (کمرشل)

بمبئی ۷ جولائی۔ آج آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا آزاد نے پنڈت نہرو کو صدارت کے عہدہ کا چارج دیدیا۔ ایک ریزولیوشن پر بحث کی گئی جس میں اپیل کی گئی ہے کہ مستقل مفاہمت اور عارضی گورنمنٹ کے سلسلے میں وزارتی سفارشات کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کو منظور کر لیا جائے۔ کل اسی ریزولیوشن کو پیش کرتے ہوئے مولانا آزاد نے کہا کہ آخر گورنمنٹ برطانیہ نے ہندوستانیوں کی دیرینہ خواہش کے مطابق دستور ساز اسمبلی کے ذریعے اپنا آئین خود بنانے کا موقعہ دیدیا ہے۔ کانگرس کا نقطہ نظر ہمیشہ دو امور پر مبنی رہا ہے۔ ایک یہ کہ ہندوستان کو مکمل آزادی حاصل ہو جائے۔ اور دوسرا یہ کہ ہندوستان کی وحدت قائم رہے۔ سو یہ دونوں امور وزارتی مشن نے تسلیم کر لئے ہیں۔ سردار پٹیل نے اس ریزولیوشن کی تائید کی۔ اور سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے اس کی مخالفت میں تقریر کی۔

بمبئی ۷ جولائی۔ آج دو گھنٹہ تک کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس پنڈت نہرو کی صدارت میں ہوا۔ جس میں لنکا کے ہندوستانیوں کی شکایات پر غور ہوتا رہا۔ کل اس سلسلے میں ایک قرارداد منظور کی جائے گی۔

لنڈن ۷ جولائی۔ وزارتی مشن کے رکن مسٹر الیگزینڈر نے کل رات برائٹن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آخر ہم نے ہندوستان کو راضی کر ہی لیا۔ ہم اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے کہ ہندوستان مکمل طور پر آزاد اور خود مختار ہو جائے۔ برطانوی کامن ویلتھ کا ممبر رہنا یا نہ رہنا۔ اس کی مرضی پر منحصر ہے۔ ہماری یہی خواہش ہے کہ ہندوستان خود اپنا آئین مرتب کرے اور اس طرح دنیا کی ایک عظیم طاقت بن جائے۔

بمبئی ۷ جولائی۔ وزیر اعظم بمبئی کی دعوت پر آج تمام کانگرسی وزراء اعظم کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں صوبوں کے مشترکہ امور پر غور کیا گیا۔

مدراس ۷ جولائی۔ حکومت مدراس نے حکومت ہند کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ لنکا کے ہندوستانیوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے حکومت ہند۔ حکومت مدراس اور حکومت لنکا کے نمائندوں پر مشتمل ایک کانفرنس بلائی جائے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۷ جولائی۔ حکومت پنجاب نے روپڑ کے نزدیک ایک نیا بجلی گھر اور نہر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ سکیم تین سال میں مکمل ہو گی۔ اور اس پر ستر کروڑ روپیہ خرچ ہو گا۔

پیرس ۷ جولائی۔ وزرائے خارجہ کے اجلاس میں صلح کانفرنس بلانے کی تجویز پر کئی گھنٹے تک غور ہوتا رہا لیکن تا حال کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ کل پھر اس سلسلے میں اجلاس منعقد ہو گا۔

بمبئی ۷ جولائی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جلسہ میں گاندھی جی نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق وزارتی تجاویز کو منظور کر لینا چاہئے۔ مسز ارونا آصف علی نے اس کے خلاف تقریر کی۔

کلکتہ ۷ جولائی۔ وزیر اعظم بنگال آسام روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں پر وہ زمینوں سے بے دخل کر دینے کی پالیسی کے متعلق وزیر اعظم آسام سے بات چیت کریں گے۔

نئی دہلی ۷ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ سندھ اور بلوچستان کے ڈاکخانہ کے ملازموں نے متوقع ہڑتال میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے اس لئے ان علاقوں میں چیزیں بھیجنے کے متعلق کوئی پابندی نہیں ہو گی۔

نئی دہلی ۷ جولائی۔ محکمہ ڈاک کے ملازمین کی یونین کے سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا کہ ڈائریکٹر جنرل کے اس بیان میں کوئی صداقت نہیں کہ ہڑتال کا نوٹس خلاف قانون ہے یہ نوٹس بالکل جائز ہے۔

حیدر آباد ۷ جولائی۔ نواب صاحب چھتاری نے اعلان کیا کہ ریاست میں آئندہ تین ماہ کے اندر بہت سی آئینی اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔ اس سلسلے میں عوام کے دو نمائندے حکومت میں لئے جائیں گے۔

پورٹ سعید ۷ جولائی۔ وفد پارٹی اور ایک دوسری سیاسی پارٹی کے حامیوں میں تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں ایک شخص مارا گیا اور متعدد مجروح ہوئے۔

بمبئی ۶ جولائی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں سات ممبروں نے تقریریں کیں ان میں سے چار نے پیش کردہ قرارداد کی مخالفت کی اور تین نے تائید کی

لنڈن ۶ جولائی۔ گذشتہ دس ماہ سے برطانیہ اور روس کے درمیان تجارتی تعطل کی کیفیت طاری ہے اب تجارتی تعلقات شروع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اس سلسلے میں غالباً عنقریب مسٹر سٹیفورڈ کرپس کو ماسکو بھیجا جائے۔

امرتسر ۶ جولائی پنجاب کے قریباً تمام اضلاع اور ریاستوں کے اکالی جتھے آج وزارتی تجاویز کے خلاف ہر قسم کی قربانی کرنے کا حلف لینے کے لئے جمع ہوئے۔ تمام جتھوں کے جنرل سیکرٹریوں اور جتھیداروں نے یکے بعد دیگرے نشتر سے اپنے بازو کا خون نکال کر حلف ناموں پر دستخط کئے۔

سیہنگو ۶ جولائی۔ نیشنل کانفرنس کے جنرل سیکرٹری محمد سعید آج گرفتار کر لئے گئے۔ یہ موجودہ تحریک کے آغاز میں ہی روپوش ہو گئے تھے۔

نئی دہلی ۶ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے دستور ساز اسمبلی کے اجلاس سے قبل ہی عارضی گورنمنٹ بنانا چاہتے ہیں ممکن ہے۔ کہ ۱۵ اگست تک پھر ہندوستانی لیڈروں سے گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہو جائے

شملہ ۶ جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ نے لاہور کارپوریشن کے میئر اور ڈپٹی میئر کے انتخاب کے خلاف عذرداریوں کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا ہے

لائلپور ۶ جولائی۔ گندم ورنڈ ۱۰/۵ ۹/ گندم فارم ۱۴/۹ گڑ ۸/۲۱ تل ۴/۲۲

شنگھائی ۶ جولائی۔ ایک مقامی اخبار کے ہندوستانی نامہ نگار نے اطلاع دی ہے، کہ امریکن فوج سے برطرف شدہ ایک سو سے زائد اشخاص مشرقی ہند میں ڈاکہ زنی میں مصروف ہیں۔ یہ لوگ تقریباً ایک سو آدمیوں کے قتل کے ذمہ دار ہیں

شیلانگ ۶ جولائی۔ حکومت آسام نے ابتدائی تعلیم لازمی قرار دیدی ہے اس سلسلے میں مسلم لیگ کی طرف سے پیش کردہ یہ تجویز منظور کر لی گئی ہے۔ کہ نصاب میں مذہبی تعلیم کو بھی جگہ دی جائے

بمبئی ۶ جولائی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں مختلف کانگرسی لیڈروں نے مولانا آزاد کو خراج تحسین ادا کیا۔ سردار پٹیل نے کہا۔ کہ گذشتہ چھ سال میں صدر کانگرس کے منصب پر اگر مولانا آزاد کی بجائے کوئی اور ہوتا۔ تو وہ کبھی ان جیسے حوصلہ اور مضبوط ارادے کا ثبوت نہ دے سکتا۔ پنڈت پنت نے کہا۔ کہ ہندوستان اور کانگرس کی موجودہ پوزیشن مولانا آزاد ہی کی زبردست لیڈر شپ کی مرہون منت ہے۔

لاہور ۶ جولائی۔ آج سونا چاندی کے نرخ مزید گر گئے ہیں۔ سونا ۹۸/- چاندی ۱۴۰/- پونڈ ۹۸/- امرتسر سونا ۱۰۲/- چاندی ۱۶۰/- پونڈ ۶۸/-

شملہ ۶ جولائی حکومت پنجاب اس معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ کہ صوبہ میں تیس ہزار سے زائد آبادی والے تمام شہروں میں راشن سسٹم جاری کر دیا جائے۔

نیو یارک ۶ جولائی۔ وائس ایڈمرل مرینڈی نے دوسری دفعہ ایٹم بم گرانے کا تجربہ کرنے کے لئے ۲۵ جولائی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ بم بکینی کے علاقے میں گرایا جائیگا۔

چاٹگام ۶ جولائی۔ بنگال آسام ریلوے کی دو ٹرینوں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے ایک شخص مارا گیا اور متعدد مجروح ہوئے

بمبئی ۶ جولائی۔ نیشنل کونسل آف ایکشن کے صدر نے اعلان کیا۔ کہ سکھ جو کچھ بھی کریں گے۔ کانگرس کے مشورہ اور تعاون کے ساتھ کریں گے۔ کانگرس کے طریق کار سے ہمیں کس قدر اختلاف کیوں نہ ہو۔ لیکن ہم دونوں ایک ہی مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں

روم ۷ جولائی۔ وزرائے خارجہ کی کانفرنس نے ٹریسٹ کو بین الاقوامی طاقت کے حوالہ کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ آج یہاں پر اس کے خلاف اطالوی نوجوانوں نے مظاہرے کئے۔ ہجوم کو روکنے کے لئے برطانوی اور امریکن سپاہیوں کو لاٹھی چارج کرنے کے علاوہ اشک آور گیس کا بھی استعمال کرنا پڑا۔ اس سلسلے میں کئی اشخاص مجروح ہوئے:۔